سوال

(124) علاج کے دوران بھک کی دوائی لینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اپنی عمر کے سولھویں سال میں ہوں اور تقریباً عرصہ پانچ سال سے اب تک مستشفی ملک فیصل میں خصوصی علاج کرا رہا ہوں۔ پچھلے سال ماہ رمضان میں ڈاکٹر نے حکم دیا کہ میری ورید میں کیمیاوی علاج دیا جائے اور میں روزہ دار تھا اور یہ علاج بڑا قوی، معدہ اور تمام جسم پر اثرانداز ہونے والا تھا۔ ایک دن جب میں یہ علاج کرا رہا تھا تو مجھے سخت بھوک محسوس ہوئی جبکہ ابھی فجر کو تقریباً سات گھنٹے گزرے تھے۔ عصر کے قریب مجھے اتنی درد ہوئی کہ یوں محسوس ہونے لگا کہ میں مر جاؤں گا، لیکن میں نے مغرب کی اذان تک روزہ نہ چھوڑا... اور اس سال ماہ رمضان میں ان شاء اللہ ڈاکٹر مجھے یہی علاج دینے کا حکم دے گا۔ کیا اس دن میں روزہ چھوڑ دوں یا نہ چھوڑوں؟ اور اگر میں روزہ نہ چھوڑوں تو کیا اس دن کی قضا مجھے دینا پڑے گی؟ اور کیا ورید میں خون لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اور اسی طرح اس علاج سے جس کا میں نے ذکر کیا ہے (روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟) مجھے مطلع فرمائے۔ جزاکم اللہ خیرا (ج۔ع۔ا۔ الریاض)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ماہ رمضان میں مریض کے لیے روزہ نہ رکھنا مشروع ہے جب کہ روزہ اسے نقصان دیتا ہو یا اس پر گراں گزرتا ہو یا دن کے وقت اسے علاج کی خاطر گولیاں کھانے یا دوائی پینے کی ضرورت پیش آئے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (البقرة: ۱۸۵)

''اور جو شخص تم میں سے مریض ہو یا سفر میں ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لے۔''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤتَىٰ رُخَصُهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُؤْتَىٰ مَعْصِيَتَهُ))

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصتوں کو قبول کیا جائے۔ جیسے وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کی جائے۔''

اور ایک دوسری روایت میں کہا:

((كَمَا يُحِبُّ اَن تُوتَي عَزَائِمُه))

''جیسے وہ پسند کرتا ہے کہ اس کے ضروری (واجبی) احکام پر عمل کیا جائے) کے الفاظ ہیں۔''

رہی تحلیل یا کسی دوسرے مقصد کے لیے ورید میں خون لینے کی بات، تو صحیح قول یہی ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اگر زیادہ خون لینا پڑے تو بہتر یہ ہے کہ اسے رات تک موخر کر دیا جائے۔ اگر دن کو کرے تو پھر محتاط روش یہ ہے کہ اسے حجامت (پچھنے لگوانا) کی مانند قرار دے کر اس کی قضا دے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 124

محدث فتویٰ